یمین فور کے مسائل

مفتی محمد رفیق الحسنی

● یمین الفور فور القدر سے ماخوذ ہے جب آگ پر رکھی ہانڈی یا پتیلا میں پانی جوش مارنے لگے کہا جاتا ہے فار القدر ہانڈی کھولنے لگی یا فوران الغضب سے ماخوذ ہے پھر فور سرعت کے منی میں استعمال کیا گیا پھر فور کا اطلاق اس حال پر کیا گیا جس میں مہلت نہیں ہوتی اور جلدی ہوتی ہے۔

یمین فور کے موجد سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ ہیں کیونکہ آپ سے پہلے یمین کی دو قسمیں معروف تھیں، مؤبدۃ یعنی مطلقہ جس میں وقت کا ذکر نہ ہو اور موقتہ تیسری قسم یمین فور کا امام اعظم نے اظہار فرمایا تو کسی نے مخالفت نہیں کی۔ یمین فور لفظوں میں مؤبدۃ اور معنی میں موقتہ ہوتی ہے اور زمانہ حال کے ساتھ مقید ہوتی ہے۔ یمین فور کی بنیاد دیا تو امر حالی پر ہوتی ہے جس طرح خروج کی مثال میں ہے کہ خروج اور نکلنے کا ارادہ کرنے والی بیوی کو شوہر کہتا ہے اگر تو نکلی تجھے طلاق ہوگی اس یمین میں اگرچہ لفظوں میں وقت کا ذکر نہیں ہے لیکن الساعۃ کا معنی (ابھی ابھی) مراد ہے گویا حالف نے کہا (اگر تو گھر سے ابھی نکلی تو تجھے طلاق ہوگی) (یہاں خروج امر حالی ہے) یا یمین فور ایسی کلام کا جواب ہوتی ہے جس کلام سے مراد حال ہوتا ہے مثلاً بیوی نے شوہر سے کہا آؤ میرے ساتھ صبح کا کھانا کھاؤ شوہر نے جواب میں کہا اگر میں نے تیرے ساتھ صبح کا کھانا کھایا تو تجھے طلاق ہوگی یہاں کھانے سے مراد اسی صبح کا وہ کھانا ہوگا جس کھانے کے لئے اُسے بلایا گیا ہے اگر شوہر نے صبح کا کھانا بیوی کے ساتھ کھایا لیکن جس صبح کے طعام کے لئے اسے بلایا گیا تھا وہ نہیں کھایا تو حانث نہیں ہوگا۔

● یمین فور کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ شوہر نے بیوی کو ازدواجی عمل کے لئے طلب کیا بیوی نے انکار کر دیا شوہر نے کہا اگر تو میرے کمرہ میں داخل نہ ہوئی تو تجھے طلاق ہوگی اگر اسی وقت کمرہ میں داخل ہوگئی تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر شہوت ختم ہونے کے بعد داخل ہوئی تو طلاق ہو جائے گی کیونکہ شوہر کا مقصد یہ تھا کہ اگر تو اسی وقت فوراً نہ آئی تو تجھے طلاق ہوگی البتہ شہوت کے قائم رہتے ہوئے باہمی جھگڑا یا نماز کے فوت ہو جانے کی وجہ سے بیوی کا نماز پڑھنا اور وضو کرنا یا عورت کا پیشاب کرنا فور کے منافی نہیں ہیں۔ (درمختار اور ردالمحتار)

علامہ سفدی سے یمین فور میں فور کے وقت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ایک گھنٹہ تک فور ہوسکتا ہے آپ کی دلیل یہ تھی کیونکہ جامع صغیر میں ہے کہ عورت نے گھر سے نکلنے کا

ارادہ کیا شوہر نے کہا اگر تو نکلی تو تجھے طلاق ہوگی وہ بیٹھ گئی ایک گھنٹہ کے بعد گھر سے نکلی تو طلاق واقع نہیں ہوگی اگر چہ بیوی نے گھر سے خروج کے لئے بنائی گئی معیت اور لباس نہیں بدلا۔ (فتح)

صحیح یہ ہے کہ ہر قوم کا اپنا عرف ہوتا ہے عرف کے مطابق یمین فور کا وقت متعین کیا جائے گا مثلاً کسی نے بیوی سے کہا اگر تو نہ اُٹھی اور گھر نہ آئی تو تجھے طلاق ہے، بیوی اُٹھی اور گھر جانے کیلئے تیاری شروع کر دی غسل کیا مے کپ کیا کپڑے بدلے سامان ٹیچی کیس میں رکھا پھر گھر جانے کے لئے روانہ ہوگئی تو طلاق واقع نہیں ہوگی اگر چہ تیار ہونے میں گھنٹہ یا اس سے زیادہ ٹائم لگ جائے۔

درمختار میں ہے:

وشرط للحنث فی قوله ان خرجت مثلا فانت طالق او ان ضربت عبدک فعبدی حر لمريد الخروج والضرب فعله فور الان قصده المنع عن ذالک الفعل عرفا ومدار الايمان عليه وهذه تسمى يمين الفور تفرد ابو حنيفه باظهارها ولم يخالفه احد

شوہر کے قول اگر تو نکلی مثلاً پس تجھے طلاق ہوگی یا اگر تو نے اپنے عبد کو مارا میرا عبد آزاد ہوگا اس شخص کے لئے جو نکلنے اور ضرب کا ارادہ کر رہا ہے۔ حانث ہونے کے لئے محلوف علیہ فعل کا فوراً واقع کرنا شرط کیا گیا ہے کیونکہ حالف کا ارادہ عرف میں اس کو فعل سے منع کرنا ہے اور قسموں اور یمین کی مدار عرف پر ہے۔ اور اسی یمین کا نام یمین فور رکھا گیا ہے اس کے اظہار میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ متفرد ہیں اور اس میں آپ کی کسی شخص نے مخالفت نہیں کی اور بحرالرائق میں ہے یمین فور لفظوں میں موبدۃ ہے اور معنی میں موقتہ ہے۔

- بحرالرائق نے محیط سے نقل کیا کہ سیدنا امام اعظم کی کسی نے مخالفت نہیں کی لیکن فتح القدیر میں ہے کہ یمین فور میں آپ کی مخالفت کی گئی چنانچہ امام زفر اور امام شافعی یمین فور کو یمین مطلق شمار کرتے ہیں۔ (شامی)

- بحرالرائق میں ہے:

ثم اعلم ان التقييد تارة يثبت صريحا وتارة يثبت دلالة والدلالة نوعان دلالة لفظية و دلالة حالية فدلالة اللفظ نحو ما اذا حلف لا يدخل على

یاد رہے کہ: کبھی واجب کے لفظ کا اطلاق فرض و واجب دونوں پر ہوتا ہے (اصول فقہ)

فلان تقيد بحال حياة المحلوف عليه والدلالة الحالية كما في الكتاب۔

(ص ۳۱۵، بحر کتاب الایمان)

پھر تمہیں معلوم ہونا چاہئے تقیید کبھی صراحۃً مذکور ہوتی ہے اور کبھی دلالۃً موجود ہوتی ہے اور دلالۃ دو قسم کی ہوتی ہے دلالۃ لفظی اور دلالۃ حالی لفظ کی دلالۃ جیسے ایک شخص نے قسم کھائی کہ فلاں آدمی پر داخل نہیں ہوں گا تو یہ قسم محلوف علیہ آدمی کی حیاۃ کے ساتھ مقید ہوگی اور دلالۃ حالیۃ کی مثال جیسے کتاب میں خروج کے مسئلہ ہے:

الحاصل یمین فور موقت یمین کے حکم میں ہوتی ہے لہٰذا اس پر یمین موقت کے احکام جاری ہوں گے۔ باقی یمین فور کا تعین خود حالف اور محلوف علیہ کے حالات اور واقعات سے کیا جا سکتا ہے اور فور کتنے وقت تک باقی رہتا ہے اس کی مدار بھی عرف پر ہے اسی لئے پہلے گزر چکا ہے کہ اگر کسی شخص نے بیوی کو جنسی حاجت قضا کرنے کیلئے بلایا اور کہا اگر تو نہ آئی تو تجھے طلاق ہوگی اس کے بعد بیوی نے تیاری شروع کر دی خوشبو استعمال کی یا پیشاب کرنے کیلئے واش روم چلی گئی یا فرض نماز کے قضاء ہونے کا اندیشہ تھا یہ کہ اگر شوہر کی حاجت میں مشغول ہوگئی تو نماز فوت ہو جائے گی نماز پڑھ لی تو فور ختم نہیں ہوگا اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔

ایک صاحب نے صبح آٹھ بجے بیوی کو اپنے بیڈ پر بلایا تا کہ اس سے وظیفہ زوجیت ادا کرے بیوی انکار کرتے ہوئے بالائی منزل سے سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی تو شوہر نے کہا اگر تو نیچے اُتری تو تجھے طلاق ہے بیوی واپس بیٹھ گئی اور شوہر کی حاجت پوری کر دی پھر سیڑھیوں سے نیچے اتری ہم سے یہی مسئلہ پوچھا گیا تو ہم نے کہا طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ موصوف کی تعلیق مطلق نہیں تھی بلکہ مقید تھی اور حال زمانہ مقصود تھا۔ اور یہ یمین فور تھی۔

مآخذ ومخارج

۱۔	درمختار۔	۴۔	منحۃ الخالق۔
۲۔	ردالمحتار۔	۵۔	بدائع الصنائع۔
۳۔	بحرالرائق۔	۶۔	دیگر کتب فقہ۔

مقدماتِ فرض و واجب کا بھی وہی حکم ہے جو فرض اور واجب کا ہے (اصول فقہ)